USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM

UPSS
Shaping the leaders of Ummah

NEWS LETTERS

35 YEARS OF EDUCATIONAL EXCELLENCE
تعمیر کردار سے تعمیر جہاں

2023-2024

Campus 04

بزم ادب

ہم پرورش لوح وقلم کرتے رہیں گے

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
مدیرہ کے قلم سے	١	معمہ	۴
غزہ مارچ	٢	توشاہیں ہے	۴
آزاد نظم	٢	جنت کی سیر	۵
شہرت	٣	اور تم خوار	۵
غرور کا نتیجہ	٣	امی کا روزنامچہ	۵
لیا جائے گا تجھ	٣	میں شہر کراچی	٦
متفرق اشعار	٣	اشعار	٦
اتحاد میں	۴	یادگار واقعہ	٦

ادارت

نگران اعلی :	مس نعمانہ امجد
نگران :	مس ارم خان
مدیرہ :	رومیصاء سلمان
مجلس مشاورت:	فرزہ طارق
	عائشہ محسن
	شیزاء یاسر

مدیرہ کے قلم سے

عزیز ساتھیو!

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

امید ہے کہ ایمان وعافیت کے ساتھ ہوں گے ۔امتحانات شروع ہوکر اختتام پذیر ہوئے یقینا آپ کے پرچے بہترین ہوئے ہوں گے ۔یہ دنیا بھی امتحان گاہ ہے اور نتائج کا اعلان قیامت کے دن ہوگا جہاں ہمارے اعمال کے حساب کے مطابق ہمارے نتائج مرتب کئے جائیں گے کیونکہ یہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے اور ابھی ہمارے پاس وقت ہے کہ ہم اپنے وہاں کے بہترین نتائج کے لئے تیار ی کرسکیں اسی طرح ابھی ہمارے پاس وقت ہے کہ ہم اپنی اس میقات میں رہ جانے والی غلطیوں کو اگلی میقات میں سدھار سکیں ۔

ذرا ٹھہر کر سوچئے کہ غزہ کے بچے اپنے تعلیمی سال سے محروم ہوگئے لیکن وہ اس سے بھی بڑھ کر آج جس امتحان میں مبتلاہیں وہ سب سے کڑا اور مشکل ترین ہے ویسے تو دنیا بھر کے مسلمانوں پر اپنے ایمان کی کمزوری کے سبب آزمائشیں میں مبتلاہیں اور غزہ کے مسلمان جوکہ ہمارے حصے کا بھی فریضہ ادا کررہے ہیں ۔۔اگر چہ ان کی ثابت قدمی کاامتحان ہے تورب العالمین ہمیں بھی جانچ رہا ہے کہ ہم ایمان کے کس درجے پر ہیں ۔اس لئے ہمیں ناصرف فلسطین کے لئے دعا کرنی ہے بلکہ ہمیں اسرائیلی مصنوعات اور ان کے حمایتی ممالک کی بنائی ہوئی مصنوعات کا بھی بائیکاٹ کرنا ہےکیونکہ یہ اس وقت ہمارے حصے کا جہاد ہے ۔

آئیے ہم عہد کرتے ہیں کہ ہم اسلام کے لئے اپنی خدمات بہترین سائنس دان ،بہترین اسکالرز اور اپنے اپنے شعبہ ھائے زندگی میں بہترین مسلمان ومومن بن کر پیش کریں گے اور اللہ اور رسول ﷺ کے وفادار بن کر اپنی زندگیاں گزاریں گے کیونکہ

کی محمد ﷺ سے وفا تونے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح وقلم تیرے ہیں

بچوں کا غزہ مارچ اور عثمان پبلک اسکول

بنی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان برحق ہے کہ

"مسلمان ایک جسد واحد کی طرح ہیں اگر جسم کے ایک حصے میں تکلیف ہوتو باقی پورا جسم بھی اس تکلیف کو محسوس کرتا ہے ۔ "

فلسطین کے موجودہ دل خراش حالات کی وجہ سے پوری امت مسلمہ اس وقت دکھ و تکلیف سے دوچار ہے اور ہرایک اپنی جگہ پریشان ہے کہ کس طرح اپنے فلسطینی بہن بھائیوں کے ساتھ اظہار یک جہتی کیاجائے اور اسی لئے ایک خاص مقصد کے لئے قائم عثمان پبلک اسکول سسٹم نے بھی اپنے مقصد کے حصول کے لئے فلسطین کے مسلمانوں کے لئے اسرائیلی بربریت کے خلاف کھڑے ہونے کا فیصلہ کیا اور اس کے لئے سب سے پہلے مالی امداد بہم پہنچانے کے لئے فنڈ باکس کا اہتمام کیا جس کے لئے دوفنڈز باکس ایک گراونڈ فلور اور دوسرا فرسٹ فلور پر رکھاگیا اور اس سلسلے میں طالبات میں آگاہی پروگرام بھی چلاگیا اور الحمدللہ اساتذہ اور طالبات نے مقدور بھر اس میں حصہ لیا اور اب تک تقریبا سوالاکھ سے زائد فنڈ جمع کیاجاچکاہے اور تاحال یہ سلسلہ جاری ہے۔

اورپھر جب جماعت اسلامی نے بچوں کے 8 مارچ کوغزہ مارچ کا اعلان کیا تو اس عثمان پبلک اسکول سسٹم نے یہاں بھی اپنے مقصد سے جڑے ہونے کا ثبوت دیا اور ہرشاخ سے طلبہ کو لانے کا اہتمام کیا ہمارے کیمپس سے بھی جماعت ششم یادھم کی طالبات نے شرکت کی ۔ ہم سب طالبات بھی اپنی اپنی معلمات کے ساتھ اسکول سے بذریعہ بس صبح ساڑھے نوبجے روانہ ہوئے۔نورانی کباب ہاوس کے سامنے شاہراہ قائدین پر اسٹیج بنایاگیا تھا ہم تقریبا اسٹیج کے قریب ہی بس سے منظم انداز میں اتر کر وہاں پہنچ کر کھڑے ہوگئے رش میں بچے کہیں ادھر ادھر نہ ہوجائیں اس لئے ہماری معلمات ہمارے گرد ایک رسے کے ذریعے سے حصار میں لے کرکھڑی ہوگئیں ہمارے ہاتھوں میں ہمارے خود بنائے ہوئے پوسٹرز کے علاوہ مارچ انتظامیہ سے فراہم کردہ فلسطین کے جھنڈے اور پوسٹرز بھی تھے جو ہم لے کر پرسکون انداز میں کھڑے ہوگئے۔پرجوش طالبات نعرے لگانے لگیں جن کا ساتھ ہم سب بھی دینے لگے ۔آہستہ آہستہ دیگر اسکولوں کے طلبہ وطالبات کی آمد بھی شروع ہوگئی اور پھر ایک جم غفیر تھا تاحد نگاہ سر ہی سر تھے اسٹیج سے وقتاًفوقتاً حاضرین کا جوش بڑھانے کے لئے نعرے لگانے کاسلسلہ جاری رہا درمیان میں ترانے چلائے جاتے رہےباقاعدہ پروگرام کا آغاز ایک طالب علم کی تلاوت قرآن سے کیاگیا اس کے بعد ایک طالب علم نے فلسطینی بچوں سے اظہار یک جہتی کے لئے پرجوش تقریر کی ۔

الخدمت کے زیر اہتمام چلنے والے ادارے آغوش کے طلبہ نے کراٹے کا زبردست مظاہرہ پیش کیا جس مین انہوں اینٹیں اپنے پیروں اور ہاتھوں کے ذریعے توڑ کر حاضرین کو حیران کردیااور پیغام دیا کہ امت کے محافظ اپنے ہاتھوں میں چوڑیاں پہن کر اور پیروں میں مہندی لگاکر بیٹھ جائیں توکوئی بات نہیں لیکن عالم اسلام کے ننھے چراغ ابھی روشن ہیں ۔

اس کے بعد مختلف اسکولوں نے اپنے جمع شدہ فنڈ ز کے چیک حافظ نعیم الرحمان صاحب کو پیش کیے ایک اسکول کے طالب علم نے اپنے خیالات کااظہار کیاکہ اور امت مسلمہ کی افواج اور حکمرانوں سے سوال کیا کہ کیاوہ آزاد ہیں ؟کیا آزادی بہترین گاڑیوں میں گھومنا،میزائیل رکھنااور دنیاکی بہترین ایجنسیوں کا مالک ہونا ہی اہم بات ہے ۔تقریر کےبعد سب نے باآواز بلند لبیک یاغزہ پڑھ کر اہل غزہ کے ساتھ اظہار یک جہتی کیا آخر میں شہر کراچی کے قائد حافظ نعیم الرحمان نےاپنی تقریر کے ذریعے امریکہ اور برطانوی سامراج کو بے نقاب کرتے ہوئے ان معصوم بچوں کی ہمت کوسراہا اور ان کے جذبے کوقدر کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے انھیں امت مسلمہ کا تابناک مستقبل قرار دیا۔اس پورے مارچ کے دوران مجھے دو چیزوں نے بہت متاثر کیا ایک تو اسرائیلی جھنڈے کو سڑک پر چپکاکر پیروں تلے روندنا اوردوسراایک ننھے سے بچے کا اپنی جمع خرچ کے پیسوں کا گللک حافظ نعیم کو فلسطین فنڈ میں پیش کرناتھا دوران پروگرام مختلف چینلز کے نمائندے شرکاء سے ان کے جذبات اور پیغامات بھی لیتے رہے تاکہ پوری دنیا تک عام مسلمان کے خیالات بھی پہنچ سکیں ۔

مجھے یقین ہے کہ میرارب اپنے بندوں کا لہورائیگاں نہیں جانے دے گا ان حالات میں ہمارا کام یہ ہے کہ ہروقت اہل غزہ کو اپنی دعاوں میں یاد رکھیں اسرائیلی و دیگر اسکے حمایتی ممالک کی بنائی ہوئی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں اورسوشل میڈیا کے ذریعے جتنا ہوسکے اسرائیل کو بے نقاب کریں اس کے علاوہ بحیثیت طالب علم ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے اوپر بھی کام کریں اورعلم کے ساتھ ساتھ اخلاق کے میدان میں بھی اپنے آباء کی مثال بنیں بہرحال اس بابرکت پروگرام کا اختتام دعاپر ہوا اور ہم اسی منظم انداز میں واپس بسوں میں سوار ہوئے اور ایک بار پھر ہر جماعت کی معلمہ نے حاضری لی اور بس اسکول کی طرف روانہ ہوئی ۔

آزاد نظم

مصلے پر بیٹھ کر تجھ کو کچھ یوں پکارا تھا
کوئی نہ آس پاس تھا مگر تو محسوس ہو رہا تھا
دل میں وہ سکوں تھا جو کہیں نہ پایا تھا
تاریک شب میں کچھ اپنا سا لگا تھا
دل میں خلش تھی اور آنکھوں میں کچھ نمی
دل بے قرار کو پھر سکوں کچھ ملا تھا۔
(مشال سلیم)

غرور کا نتیجہ

(تصویری کہانی)

ایک دفعہ کاذکر ہے کہ کسی جنگل میں بہت سارے جانور رہتے تھے ۔ان میں ایک خرگوش اورایک کچھوا تھا ۔وہ دونوں بہت پکے دوست تھے ۔ایک دن انہوں نے سوچا کہ کیوں نہ دوڑ لگانے کامقابلہ کیا جائے ۔دونوں نے ایک ساتھ کہا ہاں لگاتے ہیں ۔دوڑ شروع ہوئی اور خرگوش دوچھلانگوں میں آگے نکل گیا ۔اس نے سوچا میں تو آسانی سے یہ دوڑ جیت لوں گا ۔یہ سوچ کر وہ ایک درخت کے نیچے سوگیا ۔کچھوا اپنی چال چلتا آگے بڑھتارہا۔خرگوش جب سوکر اٹھا تو دوبارہ دوڑنے لگا لیکن یہ کیا !کچھوا تو دوڑ جیت چکا تھاتووہ اداس ہوگیاتھا کچھوا بولا:اللہ نے سب کوبرابر بنایاہے کوئی بھی چھوٹا یا بڑا نہیں ہوتا ہے ۔خرگوش سمجھ گیا کہ ہمیں غرور نہیں کرناچاہیے ۔ (انابیہ احسن ۔سوم۔بی)

شہرت

نہیں یہ بات باعث حیرت
بھاتی ہے انسان کو دنیامیں شہرت
نہیں ہے کوئی بات ناممکن اللہ کے لئے
یہ سرسبز کھیت اوروہ خوب صورت ندرت
انسان کیا جانے اللہ کی قدرت
(مریم عمران ۔ ماہ نور ۔یسری)

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا :"جنوں اورانسانوں کو اللہ تعالی نے اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے ۔ "

جیسا کہ اس آیت میں صاف الفاظ میں بتادیاہے کہ اللہ تعالی نے ہم انسانوں کو اپنی عبادت کے لئے پیداکیاہے نہ کہ برائی کے کام کرنے کے لئے اور اپناوقت ضائع کرنے کے لئے پیدا کیا ہے ۔
انسان اشرف المخلوقات ہے جو بہت معزز قرار دیاگیا ہے ۔ایک ایسا عزت والا جوپوری دنیا پر حکمرانی کرسکتا ہے مگر آج کے انسانوں میں یہ جستجو آہستہ آہستہ کم ہوتی جارہی ہے جس سے یہ کائنات پستی کاشکار ہوجارہی ہے ۔اللہ نے انسانوں کو اس دنیا میں اچھے اور عمدہ کام کرنے کے لئے بھیجا ہے ۔ایسے کام جو انسان کوخود راہ راست پر گامزن کریں اور دوسروں کو بھی اس پر چلنے کی تلقین کریں ۔ نیک انسان دنیا کے لئے انمول ترین تحفہ ہیں ۔ راہ راست پر چلنے والے ہر وقت اپنی دنیا اور آخرت کی فکر کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی عادی کرواتے ہیں بقول شاعر

سبق پھر پڑھ صداقت کا ،عدالت کا، شجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

اس شعر سے شاعر مسلمانوں میں اچھے اور بہترین جذبات لانے کی کوشش کررہے ہیں ۔ایسے جذبات جونوجوانوں کو سیدھی راہ پر چلنے کے لئے گامزن کررہے ہیں ۔ سیدھی راہ سے مراد ایسا راستہ جو صرف اورصرف اللہ کے احکامات کے مطابق ہوجس میں جھوٹ نہ ہو ،چوری ،غیبت ،رہ زنی ،حسد ،بغض کینہ اور غرور وتکبر سے بھی گریز کرناہے ۔بعض دفعہ ہم ایسے معاملات میں ان گناہوں کی مدد سے بچ جاتے ہیں مگر ہمارے نامہ اعمال میں یہ سارے برے کام لکھے جارہے ہوتے ہیں ۔اللہ کے نیک لوگ جو اللہ پر پختہ یقین رکھتے ہیں اس دنیا میں اللہ کے دین کی تبلیغ کرتے ہیں اور جو غیر مسلم ہوتے ہیں انہیں پکا سچامسلمان بناتے ہیں۔
اللہ تعالی نے ہم سے پہلے انبیاء بھی بھیجے جواللہ کی ہربات پر راضی ہوجاتے تھے۔نیک کام کرتے ہیں اور دنیا کے کسی بھی غلط کاموں کی طرف دیکھتے تک نہیں تھے جس کی وجہ سے اللہ تعالی کے محبوب ترین بندے کہلاتے تھے بقول شاعر

وقت فرصت ہے کہاں کام ابھی باقی ہے
نور توحید کااتمام ابھی باقی ہے

متفرق اشعار

کامیابی کی رفعت کو چھوتا ہے وہ سیارہ
جس کی چاہت ہوتی ہے بننا اک درخشاں ستارہ۔
نہ رک اے مرد مسلماں تری منزل یہاں نہیں ہے
منزل جو تری ہے وہ کسی غیر کے بس میں نہیں ہے۔

فرانس بے چارہ ہے غیر مسلم مگر ہے اسلام اس میں
مصر بد نصیب ، مسلماں ہو کے بھی مسلماں نہیں
اقبال کی قلمی جہاد کو دیکھوں کس زاویے سے
ملتے نہیں اشعار و افکار قلم اقبال کے جیسے۔

اتحاد میں برکت ہے (اشاراتی کہانی) معمہ الفاظ/مترادف

ایک دفعہ کا ذکر ہے کسی گاوں میں ایک بوڑھا کسان اپنے چار بیٹوں کے ساتھ رہتا تھا۔جولڑتے رہتے تھے ۔کسان اپنے بیٹوں کولڑائی جھگڑا کرنے سے منع کرتا تھا اور جب وہ نہیں مانتے تو وہ ان سب سے پریشان ہوکر اسے ایک ترکیب سوجھی ۔اس نے اپنے بیٹوں کوبلا کرکہا"جنگل سے پتلی پتلی لکڑیوں کا گھٹا لے کر آو۔"جب وہ لے کر آئے تو ان کے ابو نے انھیں توڑنے کو کہا ایک ایک بار سب نے کوشش کی لیکن کوئی کامیاب نہیں ہوسکا ۔جب ان کے ابو نے انھیں الگ الگ توڑنے کاکہا سب کی سب لکڑیاں آسانی سے ٹوٹ گئیں اس ترکیب کاگہرااثر کسان کے بیٹوں پر پڑا۔ نتیجہ :جب سب مل کر اکٹھے رہتے ہیں توکوئی انھیں نقصان نہیں پہنچاسکتا اور جب سب الگ ہوتے ہیں تو توڑنا مشکل نہیں رہتاہے ۔

(ماریہ عاطف۔پنجم)

ٹ	س	چ	ی	ٹ	ٹ	م	ا	ی	ط	ش	پ	ز
ایکت	ع	ا	ل	ف	س	ص	پ	ذ	ڈ	د	ج	ی
ف	ح	غ	ط	ج	ص	خ	م	ق	ٹ	ش	غ	س
ر	ز	ن	ق	ف	ا	س	چ	و	ہ	خ	ظ	ت
ی	و	ر	و	ک	غ	ص	ص	ج	خ	ح	ص	ک
ح	ن	ٹ	ج	ع	ٹ	و	و	چ	ق	ر	ء	چ
و	ہ	ل	ی	ک	ط	ج	ب	ل	ف	ہ	ل	ج
ن	م	پ	گ	ق	و	ج	پ	ت	ر	ب	چ	ل
ی	ء	ش	د	ت	ظ	ف	ت	م	ا	ق	م	ی
خ	و	ڑ	ن	و	د	ط	خ	ح	غ	ض	ی	ء
ز	ظ	ط	ز	ل	پ	ی	ص	ہ	ت	ف	ٹ	ی
ز	ش	ش	م	ن	ک	گ	ح	ز	ڈ	آ	د	س
س	ڑ	ل	ض	ب	آ	ل	ء	پ	ش	ث	ی	چ
ڑ	ق	ل	م	ک	ن	و	آ	ا	ض	ر	م	س
ق	ن	و	ن	ا	ق	ک	ن	س	ش	ص	ر	ز

الفاظ :زیست ۔فراغت ۔سیر۔قانون(سرگرمی:یسری شاہد۔خدیجہ شریف۔ھادیہ کوثر ۔مریم عمران)

تو شاہین ہے پرواز ہے کام تیرا
تیرے سامنے آسماں اور بھی ہیں

انسان اشرف المخلوقات ہے۔ اللہ تعالی نے ہی انسانوں کو علم دیا ہے اور اسی نے انسانوں کے بہت سے اوصاف بیان فرمائے ہیں۔ لیکن بعد میں وقت اور زمانے کے گزرنے کے ساتھ ساتھ انسان نے خود سے بھی بہت سی خوبیاں اختیار کرلی تھیں۔

اللہ تعالی نے انسانوں کی تخلیق کے بعد ان کو ایسے ہی دنیا میں نہیں چھوڑدیا بلکہ اللہ تعالی چونکہ ہمارا رب ہمیں پالنے والا ہے اسی لیے اس نے اس دنیا میں بہت سے انبیاء کرام انسانوں کی اصلاح و تربیت کے لیے بھیجے تھے۔ آپ ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں جن کے ذریعے اللہ نے اپنی کتاب مجیدقرآن نازل کی جس میں انسانوں کی زندگی گزارنے کا طریقہ،رہن سہن اور انسانوں کی تخلیق کے مقاصد بیان فرمائے ہیں۔ آپ ﷺ کی اس دعوتِ حق کو کچھ لوگوں نے قبول کرکے اپنی آخرت سنوار دی اور باقی کی خلقت نے اپنے باطل تصور کی بنیاد ڈالی۔ اللہ نے قران میں مسلمانوں کی بہت سی خوبیوں کا ذکر کیا ہے ہم ان کو بطور مثالی اور عملی مسلمان اختیار کر کے اپنی آخرت میں جنّت کا انعام بطورِ جزا حاصل کرسکیں۔ اللہ تعالی ہمارا رب ہے اور ہماری بھلائی چاہتا ہے۔ ایک مثالی مسلمان کی زندگی کا مقصد ہمیشہ بلند ہوتا ہے،وہ کسی دوسرے کی محنت کے سبب کامیابی حاصل نہیں کرتا ہے اور اپنے مقاصد کے حصول کے لیے بے حد جد وجہد کرتا ہے۔ پاکستان کے مشہور و معروف شاعر مصور و مفکر پاکستان اور حکیم الامّت ڈاکٹر علامہ محمّد اقبال نے مسلمانوں کی قران میں بیان شدہ خوبیوں کو شاہین کی صفات سے مشابہت دی ہے۔ اور اپنی شاعری میں کئ بار مسلمانوں کے لیے شاہین کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اقبال نے شاہین اور کرگس کے درمیان موازنہ اور ان کے اوصاف بھی بیان کیے یعنی مسلمانوں اور کافر کے فرق کو واضح کیا،شاہین بلند جگھوں پر رہتا ہے جبکہ کرگس آبادی میں رہتا ہے۔ شاہین اپنا شکار خود کرتا ہے اور کرگس کی طرح مردار نہیں کھاتا ہے۔ شاہین اپنے شکار کو اپنا نصب العین بناتا ہے اور اپنا مقصد پورا کرتا ہے۔ شاہین کبھی بھی اپنا گھونسلہ نہیں بناتا یعنی اس کی منزل مقاصد کے حصول کے ساتھ تبدیل ہوتی رہتی ہے۔

اللہ تعالی ہمیں بھی شاہین جیسی خوبیوں اور اوصاف کا حامل بنائے جو کہ صرف تب ہی ممکن ہے جب ہم قران و سنّت پراخلاص کے ساتھ اس پر عمل کریں اور اقبال کی زندگی و شاعری کو اپنی زندگی کا حصہ بنالیں۔
آمین

شاہین کبھی پرواز سے تھک کر نہیں گرتا
پردم ہے اگر توتونہیں خطرہ افتاد

امّت کا بنیادی کا ''امر بالمعروف اور نہی عن المنکر'' ہے۔ اگر امّت اس فریضے سے غافل ہوگی تو رسوم و بدعات میں ملوث ہوجائے گی۔

کروٹ لیتا ہوا زمانہ،مصائب و آلام میں گرفتار،ہر ظلم و ستم سہنے پر مجبور،وہ کونسی قوم ہے جن کے بیٹے آج ہتھکڑیوں میں جکڑے ہوئے،جانوروں کی طرح پنجروں میں ناکردہ جرم کی پاداش میں جیل کی تاریک کوٹھریوں میں قید ہیں۔ ان کی مائیں ماتم کناں اور بیٹیاں نوحہ کنعاں ہیں۔ دشمن ان پر حملہ آور ہیں اور وہ بے جا ظلم و ستم کا شکار ہیں۔ ان کے شعائر کا سر راہ مذاق اڑایا جا رہا ہے۔ جن کی قوم کے بندوں کو "دہشتگرد" کی گالی دی جارہی ہے۔ تو آپ کا جواب ہوگا "یہ مسلم قوم ہے۔"صدیوں پہلے دنیا میں حکومت بھی اسی کی تھی۔کوئی دوسری قوم ترچھی نگاہ ڈالنے کی تاب نہیں رکھتی تھی۔ان کے حکم پر جنگل کو جانوروں نے خاک کر دیا۔ ان کے قدموں پر (قیصر و کسری) کے سپتوں کی بہادری و شجاعت دیکھ کر لب سے یہ الفاظ نکلتے ہیں

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارک قرآں ہو کر

اگر ہم غور کریں تو ہم ثریا کے دور سے پستی کے دور میں کیسے پہنچے تو اس کا جواب ہوگا کہ وہن (دنیا سے محبت اور موت سے)نے ہم مسلمانوں کے دل سے خوف الہی، نبی کی سنت پر عمل کرنے کا جذبہ، جنت میں جانے کی کوشش اور جہنم سے بچنے کی جستجو ۔۔ سب ختم کردیا ہے۔ ہمارے دلوں میں دنیا سے محبت، دنیا کی رنگینیوں سے الفت اور دیگر آسائشی چیزوں کی محبت پیدا ہو گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہم سمندر کے سامنے بھی جھاگ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ لوگ نبی کی پیروی کریں، اپنے دل میں اخلاص و تقوی جیسی خصوصیات پیدا کریں اور صحابہ کرام کی زندگی کو عملی نمونہ بنائیں کیونکہ ضمنی طور پر لوگوں نے ان سب چیزوں کو بھلا دیا ہے اور غیر مذہبی چیزوں کو اپنی زندگی کا نمونہ بنالیا ہے۔ مسلمان گھر انے معمولی مسائل میں بھی غیر اسلامی چیزوں سے مدد لینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جس نے جس قوم کا طریقہ اختیار کیا وہ اس قوم میں شامل ہے۔

یعنی کہ اگر ہم غیر مسلم اقوام کے رسم ورواج اور طور طریقے کو اپنا معمول بنائیں اور ان کو اپنی زندگی کا ایک حصہ قرار دیں گے تو ہمارا شمار بھی اسی قوم سے ہوگا۔ اور ایسا کرنے والوں کے دل سے اسلام کی روح نکل جاتی ہے۔اگر ہم اب بھی ان چیزوں سے باز آجائیں اور اسلام میں پوری طرح داخل ہوجائیں اور اس میں کوئی کوتاہی نہیں کریں تو اپنے آپ کو ذلّت و نکبت کی زنجیروں سے آزاد کرسکتے ہیں۔

اسلام زمانے میں دبنے کو نہیں آیا
اتنا ہی ابھرے گا ، جتنا دباؤ گے

اللہ تعالی ہمیں اسلام پر قائم رہنے اور قران کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔آمین

(یسری شاہد۔ہشتم)

جنت کی سیر

جنت کی سیر کرنا میری زندگی کے خاص لمحوں میں سے ایک خاص لمحہ تھا جو کہ میرے دل کے بہت قریب تھا۔میں جنت میں جاکر اپنی دادی کے بھائی سے ملی ۔ادھر میں نے دودھ اور شہد کی ندیاں دیکھیں ،بہت بڑے بڑے پیڑ دیکھے جن پر خوب صورت پھول اورمزے دار اورمیٹھے پھل لگے ہوئے تھے ۔میں وہاں حضرت محمد ﷺ سے ملی ۔آپ ﷺ نے مجھے پیار کیا اور تھوڑی دیر مجھے اچھی باتیں سمجھائیں اور پھر چلے گئے میں نے دیکھا کہ جنت تو بہت بڑی اورخوب صورت تھی اور وہاں بہت پیارے پیارے خوب صورت پھول تھے جب میں تھوڑا آگے گئی تو مجھے ایک سمندر نظر آیاجس میں صاف پانی لگ رہاتھااور مجھے پیاس لگ رہی تھی تومیں سوچاکہ پانی پی لوں اور جب پانی پیا تو وہ عام پانی سے جیسا بالکل نہیں تھا وہ بہت میٹھا اور مزے کاتھا میں وہ پی کر جب آگے بڑھی تومجھے تھوڑی بھوک لگی تومیں پھل کھانے کو سوچاتووہ اچانک ہی میرے ہاتھوں میں آگیا۔میں تھوڑا اورآگے گئی تومجھے ایک موتیوں سے بناگھر نظر آیا وہ بہت ہی پیارا اور خوب صورت تھاجب میں اس کے اندر گئی تومیں نے دیکھاکہ وہاں حضرت خدیجہؓ تھیں اور کھاناپکارہی تھیں میں ان سے ملی اور وہ اتناخوش ہوئیں پھر کچھ دیر بعد مجھے واپس جانے کادل کیا تو میں ان کو سلام کیااور چل پڑی لیکن جب میں نے واپس اس گھر کی طرف دیکھا تو وہ غائب ہوگیا تھاپھر میں اس جگہ کو چھوڑ کر آگئے بڑھی میں نے ادھر بہت چیزیں دیکھیں جواتنی خوب صورت تھیں کہ بس جوہماری دنیا سے بہت اچھی تھیں پھر اللہ نے مجھے کہا کہ اب آپ نے جنت دیکھ لی ہے لیکن اس کے لئےاچھے کام کرواور سب کو اچھے کاموں کے بارے میں بھی بتاو تو ہمیشہ ہمیشہ اس ہی خوب صورت گھر میں رہوگی ۔ یہ میری زندگی کا یادگار اور خوب صورت لمحات تھے ۔

(ماہ نور۔چہارم الف)

امی کا روزنامچہ

بچوں کو ہے جلدی جگانا
پھر بچوں کا گھر پھیلانا
امی نے سوچا بہتر ہے سمجھانا
سمجھاتے ہوئے ہے مسکرانا
بریانی کا چولھا ہے جلانا

گیلے کپڑوں کو ہے سکھانا
روز روز ماسی کو باتیں سنانا
پھر امی کے سر میں درد ہوجانا
راضیہ انس۔حب سعد۔ھادی (کوثر)

میں شہر کراچی ہوں

بچو! میں بہت ٹوٹ پھوٹ رہاہوں۔۔۔کیا تم کو میرے کراہنے کی آوازیں سنائی دے ارہی ہیں ؟میری !! صدائیں سنو!میں تمھارا شہر ہوں تمھارا کراچی !!

ایک زمانہ تھا جب میں دنیا کے ہر بڑے اور ترقی یافتہ شہر کی طرح صاف ستھرا ،پر آسائش اور آلودگی سے پاک تھا۔میری سڑکیں بین الاقوامی معیار کی تھیں ۔میری گود میں بندر گاہ ہے ،جہانگیر کوٹھاری، پریڈی تھا نہ،موہٹہ پیلس جیسی عظیم الشان تعمیراتی کرشمات تھے ۔وکٹوریہ اسٹریٹ ،ایلفااسٹریٹ پر برطانوی خواتین خوب سامان خریداکرتیں ۔۔مجھے پوری دنیا میں عزت کی نگاہ سے دیکھاجاتا تھا ۔میری درسگاہیں تعمیراتی ہنرمندی کا شاہ کار ہواکرتی تھیں چاہے کسٹم ہاوس ہو ڈی جے کالج ہو،ماما پارسی اسکول یامیری ویدٹاور یہ ساری تعمیرات میرے حسن کو چارچاند لگاتی تھیں ۔میراہردل عزیز فرزند محمد علی جناح میری ہی آغوش میں تعلیم پاکر وکیل اور مسلمانوں کا راہ نما بنااورجب مجھے پاکستان کا دارالخلافہ بنایا گیا توپھر میں سب کو اپنے اندر سموتا چلاگیامگر لوگوں نے مجھے اپنا گھر سمجھنے کے بجائے پیسہ کمانے کی کھلی تجوری سمجھ لیا۔لوگ آتے رہے مجھے زخمی کرتے رہے ،میراپانی چرانے لگے ،مجھے ظالم تعمیراتی مافیا کے حوالے کرکے میرے حاکم حرام مال سےاپنی جیبیں بھرتے رہے !دولت کی ہوس مجھے دیمک کی طرح چاٹ گئی ۔۔۔لیکن وہیں میرے چند بچوں نے میری خدمت بھی کی !عبدالستار افغانی،پروفیسر عبدالغفور،نعمت اللہ خان ،نصراللہ شجیع اور نعیم الرحمن جیسے بچوں نے مجھے بہت آرام بھی پہنچایا اور آج بھی پہنچانے کی کوشش کررہے ہیں۔

میں نے کبھی نہیں چاہا تھا کہ میری گلیوں میں خون بہے بداندیش غدار وطن مجھے رشوت مانگنے والی سونے کاانڈہ دینے والی مرغی سمجھنے لگے ۔۔۔!مجھے انسانیت کے نام پر چھلنی کرکے کیاحاصل ہوا؟میرے پارکوں کوبیچ کر پلازے بناکر کمائے گئے پیسے کیا کبھی ختم نہیں ہوں گئے !میرے بچو!میری بات پر غور ضرور کرنا !

میں کس کے ہاتھ پہ اپنا لہو تلاش کروں
تمام شہر نے پہنے ہوئے ہیں دستانے

(امیمہ شاہد۔ہفتم)

میری زندگی کا یادگار واقعہ

اللہ تعالی نے ہمیں زندگی دی ہے اور زندگی میں بہت سے واقعات پیش آتے ہیں کبھی کوئی اچھا ،برااور کبھی خوف ناک اسی طرح کبھی ہم ڈرجاتے ہیں اور کبھی بہادری دکھاتے ہیں ۔

میں جب ایک رات اپنے نئے کمرے میں سورہی تھی میرے ساتھ میری دو بہنیں بھی تھیں رات ایک بجے ہم سب سوگئے میں اچانک سوتے ہوئے سے اٹھی تو میں نے دیکھا کہ کوئی کھڑاہوا یہ دیکھ کر میں بہت ڈر گئی اورمیں دوبارہ سونے کی کوشش کرنے لگی لیکن مجھے نیند نہیں آرہی تھی لیکن پھر بھی سوہی گئی ۔ صبح جب اٹھی تو میں نے اپنی بہن سے پوچھاکہ کوئي رات کو ایک بجے اٹھا تھا تووہ پہلے بولی ۔"پتہ نہیں ۔"پھر کہاکہ "ہاں میں تین بجے اٹھی تھی پانی پینے کے لئے ،"اس نے پوچھا ۔"تم کیوں پوچھ رہی ہو؟"میں نے اسے بتایاکہ رات کو میں نے کسی کو کھڑے ہوئے دیکھا تھا تو کیا وہ تم تھیں --------!!!

(ہادیہ فرخ-ششم)

اشعار

یہ دنیا نہیں ہے،درد کا بازار ہے
سب تنہا ہیں ،نہ کوئی دوست نہ اپنا یار ہے
ایک کو کرو خوش تو اگلا ناراض ہے
ڈھونڈنئے دوست ،یہ زمین بہت دراز ہے ۔

(سنیعہ فاروقی)

IN THIS ISSUE

USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM

- Exams
- Going to School
- Farmhouse Trip
- Awareness On the Issue Of Palestine
- Student Council Elections
- Gallery

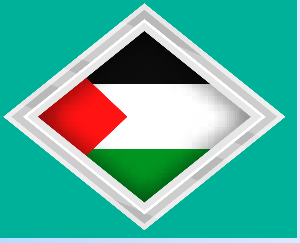

CREDITS

USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM

Directions:	Ms. Naumana Amjad
Director In Chief:	Ms.Shagufta
Editor:	Rumaisa Salman Daniya Anus
Proofreaders:	Zaina Salahuddin Ayesha Saghir
Typist:	Azka Ehtisham Zunaira Aftab

From the Principal's Desk

As we embark on a new chapter of learning and growth, I am filled with admiration for the spirit of enthusiasm and potential that permeates, Usman Public School community. Today, I want to share a special message with our students about the incredible power they possess to shape and contribute to a better world.

It is often said that the youth are the torchbearers of progress, and here at Usman Public School, I witness the truth in these words every day. Each student is not just a learner; they are a potential change-maker, a force for good, and a future leader who can influence the world in profound ways.

Dear Students

I am sharing with you a few points that can definitely help you along the journey.

1. Harness the Power of Education:

Recognize the transformative power of education. Embrace your role as a student wholeheartedly, and strive for excellence in your academic pursuits. Knowledge is the key to understanding the world and effecting positive change.

2. Cultivate Compassion and Empathy:

Extend kindness to those around you. Take the time to understand the experiences of others and cultivate empathy. A compassionate heart goes a long way in creating a harmonious and inclusive community.

3. Embrace Diversity:

Our world is a tapestry of cultures, perspectives, and backgrounds. Celebrate diversity and actively seek to learn from those whose experiences differ from your own. Embracing diversity fosters understanding and unity.

4. Lead by Example:

Follow the footsteps of our dear Rasool Allah SAW. Be a role model for your peers. Demonstrate integrity, responsibility, and a strong work ethic. Your actions speak louder than words, and by leading with purpose, you inspire others to follow suit.

5. Engage in Community Service:

Get involved in community service initiatives. Whether it's volunteering at local organizations or initiating your own projects, contributing to the community fosters a sense of responsibility and social awareness. Remember, you are part of an ummah that is considered best because you enjoin good and forbid evil.

Remember, every positive action, no matter how small, contributes to the collective effort of making the world a better place. As members of the Usman Public School family, you have the potential to leave a lasting impact on the world around you.

Let us embark on this new term with the collective goal of not only achieving academic excellence but also making meaningful contributions to society. Together, we can empower each other and pave the way for a brighter, more compassionate, and harmonious world.

Wishing you all a year filled with growth, compassion, and positive change.

Warm regards
Naumana Amjad
Principal Campus 4

EXAMS

Today, I will tell you about a conspiracy against students known as "Monthly Tests". Usman Public School's first monthly tests started from 28th August and lasted till 12th of September 2023. In these sixteen days, I faced my worst fears. I had to fight a battle against the cold, merciless subjects of Sindhi and Urdu, and the burdensome Science which is the second hardest subject for me. The first test of my grade was "English" which is a relatively easy subject. The second test was History, which is generally an easy subject but gets harder and harder as you move to higher grades. The next subjects whose tests we had to deal with were Computer and Islamiat , followed by Mathematics and Science, some of the hardest subjects. Thankfully, we had three days off before the test of Mathematics and Science so we ensured to appear with the best preparation for these tests. The placement of F.Q test; one of the easiest subject after two of the hardest ones was a huge relief to the students of grade 7. With one day's gap from the F.Q test was our Geography test. Now the obstacle of two other relatively hard subjects; Urdu and Sindhi was yet to be overcome. Fortunately, for grade VII, the Urdu test went pretty well and the students were relieved but the Sindhi exam went terrible for majority of the students. But nobody seemed concerned because the monthly tests were finally over and it was time to celebrate.

An incredible burden had been lifted off our shoulders and now we were looking forward to our result when another bomb was dropped on us in the form of the announcement of the upcoming Mid Term Exams.

I've finally come to realize that this series of exams is endless and it will keep haunting me for the rest of my life.

By Hamna Faisal
Grade : VII

GO TO SCHOOL

I am a student, and want to go to school.
If this doesn't happen, I will remain a fool.
My teachers make me gem from a coal.
But my hard work is a necessary tool.
You know my friend? School is the most amazing place!
Where you learn and seek life's zest. This zest makes your whole life set. My school is a knowledge's pool.. Where teachers guide us how to rule. And this is why they're our life's fuel.
So friends, go to school and remain cool!

By, Sahabia Arsalan.
Grade : VI

THE FARMHOUSE

The academic year began with a bang, and academic stress made way into the students' lives. The only thing that kept lifting the spirits of students was an outing arranged by the management for them.

• discussions about the annual picnic

Nobody was aware of the details like date, day or the venue They just kept awaiting the official circulars that would address all their queries. Ultimately, a week before the actual day, the circulars showed up, and their distribution caused a stir among the students, and enthusiasm glimmered in their eyes.The week felt like a decade, but as each passing day was bringing us closer to the fun day, the excitement levels also kept rocketing. On Friday, August 25, the much anticipated day of the picnic rolled in and we were all gathered in our respective classes, starting the day with the blessed name of Allah SWT. After the recitation and attendance, all of us descended to gather in the assembly hall, waiting to board the bus. One large bus was sufficient for fitting the students of grade VIII, IX and X, along with their class teachers. After a while of settling down , we were headed to the most awaited destination. The journey was short and smooth; time flew by, and we found ourselves disembarking the bus. Queuing along with our teachers, we entered The Shamsi Farmhouse and paused to hear some words of wisdom delivered by our honorable principal. The principal gave an overview of the translation of Surah Kahf's beginning Ayahs; meanwhile, our visions were shifting, taking in the alluring beauty of the place. Most importantly, we couldn't stop ourselves from diving right into the gleaming pool. We were escorted to our rooms, each class being allotted a separate room, and as soon as we made it to our rooms, we rushed to the indoor bathroom, taking turns and slipping into our swimming attire.

Busting with excitement, we left the rooms, and the next thing I can remember is all of us immersing ourselves in the depths of the swimming pool. In that moment, everyone was brimming with delight, enjoying themselves to the fullest. Whether the pool or the garden, the swing or the water slide, every place was a joyful heaven, with laughter exploding. The juniors and seniors, all meshed together so well, playing and splashing in the pool alongside. Also, the teacher's faces were brightening up, seeing the students so delighted. Before the long granted time in the pool had elapsed, we pulled each other out. After the pool, we prepared ourselves for Zuhr prayer and lunch at the picturesque greenery of the garden under the clear sky. The school provided us with biryani for lunch and gulab jamun for dessert, which was the chef's kiss to the entire lunch. Post-lunch, we were again led to our air-conditioned rooms, where we all collapsed in the available space, extremely drained from the earlier activities. Some people remained in the garden, swinging with their friends, while others were engaged in playing games like cricket and badminton. Everyone was trying to relax in their own way. Time flew by, and there we were, packing our belongings and tidying up the place. We were lined up in the blink of an eye to say goodbye to the chest that held so many of our memories. The journey back was dingy, as our hearts were not ready to let go of those moments. But since every beginning has an ending, this one had one too. Around 5 p.m. in the evening, we reached the school, and everyone was picked up by their guardians. No matter how heavy our hearts were, that picnic definitely gave us a lot to remember and cherish throughout our lives.

By Ayesha Saghir
Grade: X

AWARENESS ON THE ISSUE OF PALESTINE

Palestine is a Holy land that has been the home to many Prophets. It used to be a land that brimmed with happiness and peace until 1947 when the United Nations Partition Plan for Palestine was never implemented and provoked the 1947–1949 Palestine War. Since then Israel took over the territories of Palestine, outspreading terror and threats to the residents, brutally targeting the women and innocent children. The Israeli forces have taken away the basic rights of Palestinians, prohibiting them from practicing Islam and praying in the Masjid Al Aqsa even in the Holy month of Ramadan. Recently, the Israeli warplanes have started bombing the Gaza Strip, killing numerous innocent lives and they are nowhere close to stopping it.

Our school is keen to raise awareness about Palestine. Class IX performed a tableau to highlight this issue. At first, it was shown in the tableau how happily the people of Palestine lived.They celebrated Eid and distributed sweets among neighbors as a sign of their happiness. In the tableau's second part The Israelis took over. How they shot people in their own houses, leaving their loved ones to keep mourning at their loss.The situation in Palestine is terrible, we can't understand their pain when we are living freely, enjoying our favorite food with our loved ones and freely practicing Islam. But we can try to imagine ourselves in their situation to be sympathetic to them. We can make sure to mention them in our prayers and donate some money for their help. Insha Allah, Allah will accept our sincere efforts and one day, Palestinians will live freely again.

By Zainab Syed
Grade : IV-A

PALESTINE

Imagine. Imagine waking up to your brother's screams, then you hear a gun shot and the screaming stops. Imagine how terrified you would feel at that time knowing that your little beloved brother probably just took his last breath and that there is a person in your house that is responsible for his death and wants the same fate for you. Sounds horrifying right? Too scary to be true? Well it is true.

People in Palestine are dying at this very moment. Mothers are seeing their only sons die. Fathers are finding out that their daughters are never going to be there to hug them again. Toddlers are realizing that their father who just went out to buy bread, is not going to come back home. Why? Why so many children and women suffering? Why are millions of people fighting for their lives right now? Why is this genocide? What crimes have the people of Palestine done? Well the answer is nothing. Absolutely nothing the only thing that they have done "wrong" is being born in the same city where the mosque Of Aqsa is present.. This mosque is sacred to three religions Christianity, Islam and Jews. Israelis (Jews) want to take over it.

Because of this millions of men women and even children from Gaza are dying. These people have been living without basic necessities that every human needs to survive. They have been living without water for days now. What does this prove? What did making people die from starvation and bombing prove? Nothing except that Israelis are cowards. And if they get pleasure killing small innocent children that have done nothing wrong to them, then they are terrorists. The fact that people are calling Hamas (a group of people whose aim is to protect Palestine) terrorists, is crazy. Why? Because all they did was protect their people and their nation. And no one is doing anything about it. Only two Muslim countries, Iran and Afghanistan

have publicly announced their support for Palestine. Not even Pakistan has announced their support Palestine but I am very pleased to say that the people of Pakistan are having frequent protests and rallies in favour of Palestine. I am also very proud to say that Usman Public School System is collecting funds for the victims of the terrible and heart-breaking manslaughter. The staff and students are doing their best to uphold their duty as citizens of a Muslim country by donating money to their Muslim brothers and sisters.

Palestinians are fighting for their land, their religion, everything! Israelis have taken everything from them, their parents, their families, houses, and now they want to take their lives. We have to fight for them not just because of cruelty and unfairness but because they are our brothers and sisters. The Prophet (SAW) said that when a Muslim is going through something all the other Muslims have to feel their pain and fight for them Now it is our duty to fight for Palestine. This does not mean that we have to physically be there and fight for them with a sword but we can just give them moral support by being there for them and showing them no matter what happens we will always be there for them. May Allah SWT have mercy on the people of Palestine and bestow upon them the honour of the highest level of Jannah.

By Humna Faisal
Grade (Vll)

STUDENT COUNCIL ELECTIONS

Greetings, I'm Kashaf Irfan, a tenth -grade student fortunate to getthe role of a journalist for this exciting event . One of the most awaited days of the year has dawned - the 2023 Student Council Election day.

The air buzzes with anticipation and excitement as the clock ticks towards nine. Everything is all set for the polling as the volunteers arrive. There are separate ballot boxes for each house. The ballot box for the head girl is on the stage to make it more palpable. The walls of our ground have been clustered with posters from the previous day'scampaign, providing a perfect backdrop for this crucial event.

It is precisely 9 o'clock, and the first round of students has arrived for polling. The volunteers are eagerly organizing them into their respective houses; voting stations. With each student having three votes: one for their house captain, another for the vice-captain, and a crucial choice for the head girl, the stage is set for an intriguing competition. The nominee of the head girl who gets the second highest votes will likely become the deputy head girl. The candidates for this election have chosen very unique representative symbols. The three candidates standing for the position of head girl have chosen the symbols ; key, pearl and star respectively. On the other hand, the candidates standing for other positions from different houses have also chosen beautiful symbols with deep meaning and thought behind them. Their symbols distinguish them from each other, making it easier for the students to particularly vote for the person they desire.

The method of casting a vote is simple enough. All you need to do is put your thumb impression on the candidate's symbol on the ballot paper and drop it

Get involved in community service initiatives. Whether it's volunteering at local organizations or initiating your own projects, contributing to the community fosters a sense of responsibility and social awareness. Remember, you are part of an ummah that is considered best because you enjoin good and forbid evil.
Remember, every positive action, no matter how small, contributes to the collective effort of making the world a better place. As members of the Usman Public School family, you have the potential to leave a lasting impact on the world around you.
Let us embark on this new term with the collective goal of not only achieving academic excellence but also making meaningful contributions to society. Together, we can empower each other and pave the way for a brighter, more compassionate, and harmonious world.

By Kashaf Irfan
Grade : X

GALLERY

INDEPENDENCE DAY

USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM

POSTER COMPETITON

USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM

SEERAH EXHIBITION

USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM